"خلاصہ شرح نخبۃ الفکر"

التماس:-

"نخبۃ الفکر" جو کہ اصولِ حدیث
کے موضوع پر ہے:-
زیادہ تر کوشش
کرکے اس کتاب کو ایک سہل
انداز اور "سوالاً وجواباً" مرتب
کرنے کی سعی کی ہے:-

لیکن اسکے باوجود میں اس بات
کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ
قارئین کرام کو دورانِ مطالعہ
کہاں کہاں پہ غلطی او کوتاہی
ملے گی:-
تو برائے کرم فقیر
کو "غلطی بالدلیل" پر آگاہ ضرور فرمائیے
"یا"
اپنی مفید رائے دینا چاہے تو بھی ضرور بالضرور
رائے دینا:-
بندہ ناچیز آپکا تادمِ حیات مشکور رہے گا:-

ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری
0312-8065131

"۲"

شرفِ انتساب

نہایت ہی خلوص و احترام کے ساتھ میں اپنی
اس چھوٹی سی کاوش کا انتساب
اپنے تمام اساتذہ کرام بالخصوص
استاذ العلماء جمیل احمد صاحب
کو پیش کرتا ہوں:-
اللہ تعالیٰ ہمارے
اساتذہ کرام کے علم و عمل میں برکتیں
عطا فرمائے:-

اور اس کاوش کا انتساب اپنے مرحوم
والد ماجد محمد حسن صاحب
کے نام کرنے کا شرف حاصل
کرتا ہوں:-
فقیر اللہ تعالیٰ
سے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے
مرحوم والد صاحب کی
بلا حساب مغفرت
فرمائے:-
اور سرکار علیہ السلام
کی شفاعت نصیب
فرمائے:-
آمین بجاہِ النبی الامین
صلی اللہ علیہ وسلم

"اجمالی باتیں"

۱۔ حدیث و خبر کے مابین فرق :۔

2۔ خبر متواتر کی تعریف بمع شرائط :۔

3۔ خبر مشہور اور مستفیض کی تعریف مع ان کے مابین فرق :۔

4۔ خبر آحاد کی اقسام کا بیان :۔

5۔ کیا عزیز کیلئے صحیح ہونا شرط ہے؟

6۔ خبر مقبول کا حکم :۔

7۔ محتف بالقرائن کا بیان :۔

8۔ خبر مقبول کی قسموں کا بیان :۔

9۔ سند کے درجہ ثلاثہ کا بیان :۔

10۔ بخاری و مسلم ان میں سے افضل کونسی ؟

11۔ حسن کی تعریف مع شرائط :۔

12۔ محفوظ اور شاذ کی تعریف :۔

13۔ متابعت کا بیان :۔

14۔ اجماع ناسخ کیوں نہیں بن سکتا؟

15۔ مرسل و منقطع کی تعریف :۔

(والسلام)

27-10-2019

س 1: حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کے حالاتِ زندگی بیان کریں؟

ج: نام :-

احمد :-

کنیت :-

ابوالفضل :-

ابو کا نام :-

علی :-

نسبت :-

عسقلانی + مصری

مسلک :-

شافعی :-

القابات :-

شہاب الدین + شیخ الاسلام + ابن حجر

سنِ ولادت :-

22 شعبان المعظم 773 ھ

حالاتِ زندگی :-

آپ 4 سال کے تھے کہ آپ کے ابو جان اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خود اتنی بات یاد ہے کہ مجھے اپنے والد کا ہلکا سا خاکہ ذہن میں ہے۔ اور میرے ابو فرماتے تھے کہ میرے بیٹے کی کنیت "ابوالفضل" ہے۔ آپ نے "9" سال کی عمر حفظ مکمل کیا :-

علمِ دین کا پہلا مرحلہ :-

آپ نے ابتداءً تاریخ و ادب کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اپنے وقت کے ماہرین علماءِ کرام سے تاریخ و ادب سیکھا :-

علمِ دین کا دوسرا مرحلہ :-

796 ھ میں آپ فقہ و حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ اپنے دور کے ماہرین فقہ و حدیث کے مشائخ سے فقہ و حدیث حاصل کیا :-

جیسا کہ :-

1- ابو اسحاق ابراہیم 2- نور الدین

3- زین الدین :-

Scanned by CamScanner

علم دین کا تیسرا مرحلہ:-

اب آپ سے لوگوں نے علم دین حاصل کرنا شروع کیا۔ آپ کے پاس عوام و خواص کے ساتھ علماء کرام بھی تشریف لاتے تھے:-

آپ کا وصال مبارک:-

852ھ میں ہوا:-

" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ "

س 2: "ابن حجر" سے زیادہ مشہور ہونے کی وجوہات تحریر کیجئے؟

ج: پہلی وجہ:-
آپ علیہ الرحمہ کے سلسلہ نسب میں "حجر" نامی شخص ایک تھا۔ اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ مشہور ہوئے:-

دوسری وجہ:-
"آلِ حجر" کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو "حجر" کہا گیا:-

تیسری وجہ:-
آپ کے پاس سونا، چاندی بکثرت تھے، اور سونا، چاندی "پتھر" سے بنتا ہے۔ پتھر کو عربی میں "حجر" کہتے ہیں۔ آپ کے سونے چاندی کی کثرت کی بناء پر آپ کو "ابن حجر" سے موسوم کیا گیا:-

چوتھی وجہ:-
آپ علیہ الرحمہ کے پاس جواہرات بھی زیادہ ہوا کرتے تھے۔ اور ان کا تعلق بھی "پتھر" سے ہے۔ اور عربی میں "حجر" پتھر کو کہتے ہیں۔ ان جواہرات کی کثرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ "ابن حجر" کے لقب سے مشہور ہوئے:-

پانچویں وجہ:-
آپ علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے عریض و وسیع علم سے نوازا تھا۔
کہ آپ کی رائے کو "کالنقش علی الحجر" کہا کرتے تھے۔

آپ کی بحث رائے کی بنیاد پر "ابن حجر" کے لقب سے مشہور ہوئے:۔

س۳: مصنف نے مقدمے میں اپنے اتنے سارے القابات بیان کیے: حالانکہ یہ تو عقل کے خلاف ہے، کیونکہ اسلاف کی کتب سے یہ طریقہ ثابت نہیں ہے؟

ج: علماء کرام فرماتے ہیں:۔

یہ اعتراض کرنا اُس وقت درست ہوتا۔ جب مصنف اپنے آپکو القابات دیتے۔ حالانکہ یہ القابات مصنف کو ان کے شاگردوں نے دیا ہے۔

اور مصنف کی کتاب تو

"الحمد للہ" سے شروع ہے:۔

س۴: مصنف نے "حمد و صلوۃ" کے مابین "شھادۃ" کا تذکرہ کیا ہے: اسکی وجہ بیان کریں؟

ج: "حمد و صلوۃ" کے درمیان "شھادۃ" سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ "سُنن ابوداؤد" کی حدیث پاک پر عمل ہو جائے:۔

حدیث پاک کا مفھوم:۔

سرکار علیہ الصلاۃ و السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس خطبے میں شھادۃ کا ذکر نہ کیا جائے وہ خطبہ "ناکارہ" کی مثل ہے:۔ اس وعید سے بچتے ہوئے صاحب مصنف نے "حمد و صلوۃ" کے درمیان "شھادۃ" کا تذکرہ کیا:۔

س۵: تصانیف علوم الحدیث قلم بند فرمائیے؟

ج: پہلی کتاب:۔

قاضی ابو محمد رامھرمزی نے تحریر کی۔ جسکا نام "المحدث الفاصل" رکھا:۔

لیکن یہ کیا محیط نہ تھی۔

دوسری کتاب:۔

حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری نے تصنیف کی۔ جسکو "المستدرک علی الصحیحین" سے موسوم کیا:۔

تیسری کتاب:۔

خطیب بغدادی نے "قوانین روایۃ" کے موضوع پر

"الکفایۃ فی علم الروایۃ" کتاب تحریر کی۔ اور "آداب روایۃ" کے موضوع پر "الجامع لآداب الشیخ والسامع" کتاب تصنیف کی:۔

چوتھی کتاب:۔
قاضی عیاض نے "الالماع فی اصول الروایۃ وتقیید السماع" کے نام سے کتاب لکھی:۔

پانچوی کتاب:۔
ابو حفص المیانجی نے "مالا یسع المحدث جھلہ" کے نام سے کتاب تحریر کی:۔

اسکے بعد:۔
ابن صلاح علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب کو جمع کیا۔ جب کو تدریس حدیث کا منصب سونپا گیا:۔

س: متن اور شرح لکھنے کی وجہ کیا ہے؟ بیان کریں:۔
ج: متن لکھنے کی وجہ:۔
حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ علماء کرام کی "فن اصول حدیث" میں کافی تصانیف موجود ہیں۔ جن میں بعض تصانیف مختصر اور بعض طویل ہیں۔
مگر ان کتب کی موجودگی میں چونکہ میرے بعض احباب نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ اس موضوع پر آسان ایک خلاصہ تحریر کریں:۔
اسلئے میں نے "اصول حدیث" پر ایک خلاصہ لکھا جسکا نام "نخبۃ الفکر فی مصطلح أھل الأثر" رکھا:۔

شرح لکھنے کی وجہ:۔
متن لکھنے کے بعد پھر بعض دوستوں نے رغبت ظاہر کی کہ اس خلاصے کے "رموز" کو حل کر دیں۔ اور خزانوں کو کھول دیں۔ اور باریکیاں و مخفی باتوں کو واضح کر دیں۔ تو پھر میں نے ان احباء کی اس آرزو کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اسکی شرح تحریر کی:۔
جسکا نام "نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح أھل الأثر" رکھا:۔

س 7 حدیث اور خبر کی تعریف بیان کریں؟ اور ان کے مابین کونسی نسبت ہے وہ تحریر کریں:۔

ج تعریف الحدیث:۔
جسکو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کیطرف منسوب کیا گیا ہو۔
برابر ہے: قول، فعل، تقریر:۔

تعریف الخبر:۔ جسکو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے علاوہ کیطرف منسوب کیا ہو:۔

ان کے مابین نسبت:۔
ان کے درمیان "3" نسبتیں ہیں:۔
1۔ نسبت تساوی 2۔ نسبت تباین
3۔ نسبت عموم خصوص مطلق:۔

س 8 خبر متواتر کی تعریف اور شرائط اور حکم بیان کریں؟

ج تعریف:۔ کسی حدیث پاک کو اس قدر زیادہ لوگ روایت کرنے والے ہوں کہ عقلاً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو:۔

شرائط:۔
خبر متواتر کی "4" شرائط ہیں:۔ وہ یہ ہیں:۔

1:۔
اتنی تعداد کے رواۃ ہوں کہ عقل ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال جانے:۔

2:۔
اول سند سے لیکر انتہاء سند تک تمام رواۃ کی تعداد برابر ہو:۔

3:۔
سند کی بنیاد حس پر ہو:۔

4:۔
اسکی خبر کے ذریعے سامع کو علم کا فائدہ ہو:۔

حکم:۔
علم یقینی حاصل ہوتا ہے:۔

تعریف الیقین :-

ایسا اعتقاد جازم جو واقع کے مطابق ہو :-

س 9 تعداد سے کتنی تعداد مراد ہے؟ بیان کریں :-

ج اس بارے میں "5" اقوال ہیں :- وہ یہ ہیں :-

پہلا قول :-

"4" افراد ہوں :-

دلیل :-

"زنا" "4" افراد کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے "4" افراد کثیر ہیں :-

دوسرا قول :-

"5" افراد ہوں :-

دلیل :-

لعان "4" بار اقرار کرنے سے ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ "پانچویں" بار اقرار کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ اس بناء پر "5" افراد کا قول کیا :-

تیسرا قول :-

"7" افراد ہوں :-

دلیل :-

رب تعالیٰ نے زمین و آسمان کو "7" حصوں میں رکھا۔ ایام کو "7" پر منحصر کیا :-

"7" حصوں میں تقسیم کرنا یہ کثرت اور یقین پر دال ہیں :-

چوتھا قول :-

"10" افراد ہوں :-

دلیل :-

قولہ تعالیٰ "تلک عشرۃ کاملۃ" :-

رب کائنات نے "10" کو "کاملۃ" کے ساتھ موصوف کرنا یہ اس بات پر دال ہیں کہ "10" میں یقین ہے :-

پانچواں قول:-

"12" افراد ہوں:-

دلیل:-

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبرین کے پاس "12" افراد بھیجے تھے۔ حالات جاننے کیلئے۔

یہ اس بات پر دال ہے کہ "12" کا ہونا یہ یقین وکثرت پر دال ہے:-

چھٹا قول:-

"40" افراد ہوں:-

دلیل:-

"اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نبی آپ کو کافی ہیں" یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب ایمان لانے والوں کی تعداد "40" تھی۔

متواتر سے یقین حاصل ہونے کیلئے "40" ضروری ہیں:-

ساتواں قول:-

"70" افراد ہوں:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ "واختار موسیٰ قومہ"

"موسیٰ علیہ السلام" کا "70" افراد کو منتخب کرنا یہ اس بات پر دلیل ہے کہ یقین وکثرت "70" سے حاصل ہوگی:-

س[10] کیا "خبر متواتر" کا خارج میں وجود ہے یا نہیں؟

ج اس بارے میں "3" اقوال ہیں:- وہ یہ ہیں:-

پہلا قول:-

ابن صلاح کے نزدیک خبر متواتر کا وجود خارج میں کم ہے۔

دوسرا قول:-

ابن حبان کے نزدیک خبر متواتر کا وجود معدوم ہے۔

تیسرا قول:-

جمہور کے نزدیک خبر متواتر کا وجود کتب احادیث میں کثیر ہے:-

س 11: علم ضروری اور علم نظری کی تعریفات تحریر فرمائیے؟
ج: علم ضروری:-
ایسا علم جس کے ماننے پر انسان مجبور ہوتا ہے۔ "رد" کرنا چاہے تو "رد" نہیں کر سکتا:-

علم نظری:-
ایسا علم جو استدلال کے ساتھ حاصل ہو۔ بغیر استدلال کے علم حاصل نہیں ہوتا:-

س 12: خبر متواتر کی اقسام مع تعریفات تحریر کیجئے؟
ج: علم متواتر کی "2" اقسام ہیں:- وہ یہ ہیں:-
1- لفظی 2- معنوی
لفظی سے مراد:-
ایسی خبر متواتر جسکے الفاظ و معنی دونوں تواتر سے منقول ہوں:-
جیسے:- من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار:-

معنوی سے مراد:-
جس کے فقط معنی تواتر سے منقول ہوں۔ الفاظ میں تواتر اگرچہ نہ ہو:-
جیسے:- بوقتِ دعا ہاتھ بلند کرنے والی حدیث:-

س 13: خبر مشہور اور مستفیض کی تعریف بیان کریں؛ اور مشہور و مستفیض کے مابین فرق بھی لکھئے:-
ج: خبر مشہور کی تعریف میں "2" مذہب ہیں:-
1- محدثین 2- فقہاء
عند المحدثین:-
وہ حدیث جسکے طرق محصور ہوں۔ اور زیادہ بھی "2" ہوں یا اس سے زائد:-

عند الفقہاء:-
ان کے نزدیک مستفیض ہی مشہور ہے:-
مشہور و مستفیض:-
اس بارے میں "3" اقوال ہیں:-

پہلا قول :-
مشہور اور مستفیض مترادف ہیں :-
تو اس صورت میں ان کے مابین نسبت تساوی ہے :-

دوسرا قول :-
مشہور اور مستفیض دونوں الگ ہیں :-
تو اس صورت میں ان کے مابین نسبت تباین ہے :-
تو اس صورت مستفیض کی تعریف یہ ہوگی :-
تعریف المستفیض :-
ایسی خبر جس کے رُواۃ کی تعداد ابتداءِ سند، اثناءِ سند، انتہاءِ سند میں یکساں ہوں :-

تیسرا قول :-
مستفیض، مشہور سے متغائر ہے :- اس صورت میں "مستفیض" کی تعریف یہ ہوگی :-
تعریف المستفیض :-
ایسی خبر جسکو علماءِ کرام نے تلقی بالقبول سے نوازا ہو۔ رُواۃ کی تعداد سے قطع نظر :-

س14 خبرِ آحاد کی اقسام افراد کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی ہیں؟ بیان کریں :-
ج
خبرِ آحاد باعتبارِ تعداد
- متواتر
- مشہور
- غریب
- عزیز
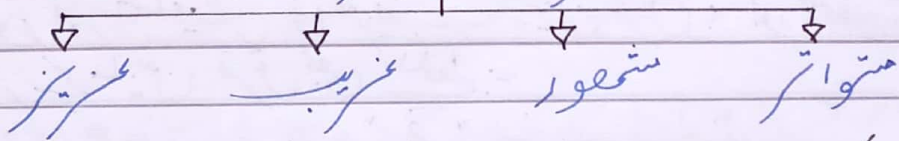
س15 مشہور کی اقسام قلم بند کریں؟ مع تعریفات کے :-
ج اقسام :-
اقسام المشہور
- مشہور اصطلاحی: طرق محصورہ کی تعداد "2" سے زائد ہو :-
- مشہور غیر اصطلاحی: ایسی خبر واحد جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور اور معروف ہو :-

س 16 عزیز کی تعریف مع وجہ تسمیہ بیان کریں؟
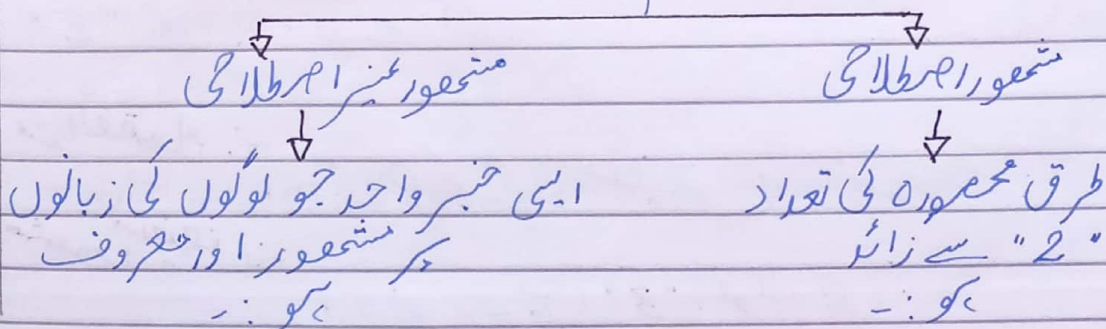
ج تعریف العزیز:-

جس کو روایت کرنے والے رُواۃ کی تعداد ہر ہر طبقہ میں کم سے کم "2" ہوں۔ "2" سے کم نہ ہوں:-

مثال:-

عن أبی هریرة:- لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده و ولده:-

وجہ تسمیہ:-

عزیز

"باب "ض" سے ہوگا تو معنی "نادر" "نایاب" ہوگا۔ اور خبر عزیز کا وجود بھی "نایاب" ہے:-

"باب "ف" سے ہوگا تو معنی "مضبوط" "قوی" ہوگا اور "خبر عزیز" دوسری سند سے تقویت پاجاتی ہے:- اسلئے "عزیز" کو "عزیز" کہتے ہیں۔

س 17 کیا صحیح ہونا شرط ہے عزیز کیلئے؟ اختلاف أئمہ بیان کریں:-

ج اس بارے میں "3" مذاھب ہیں:- وہ یہ ہیں:-

1- جمھور 2- ابو علی جبائی

3- حاکم ابو عبداللہ:-

عند الجمھور:-

صحیح کیلئے عزیز ہونا شرط نہیں ہے:-

عند ابی علی جبائی:- صحیح کیلئے عزیز ہونا شرط ہے:-

عند حاکم ابی عبداللہ:-

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ حاکم صاحب کے کلام سے ایسا ثابت ہو رہا ہے کہ ان کے نزدیک بھی صحیح کیلئے عزیز ہونا شرط ہے:-

س 18 خبر واحد کی تعریف مع اقسام بیان کریں:۔
ج لغوی معنی:۔
جس کو ایک شخص روایت کرے:۔
اصطلاحی تعریف:۔
جس میں خبر متواتر کی شرائط نہ ہوں:۔
اقسام الآحاد:۔
باعتبارِ ردّ و قبول
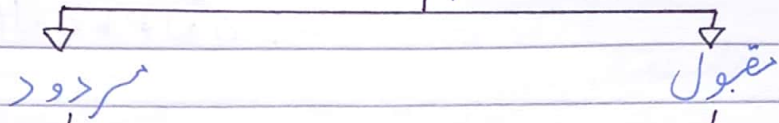
مقبول

مردود

ایسی خبر "من حیث عدالت" اور ضبط کے اعتبار سے صفت قبولیت پائی جائے۔ اور مخبر کا صدق راجح ہو۔

ایسی خبر "من حیث عدالت" اور ضبط کے اعتبار سے صفتِ ردّیت پائی جائے۔ اور مخبر کا کذب راجح ہو۔

س 19 خبر مقبول کا حکم قلم بند فرمائیے؟
ج اس بارے میں "2" مذھب ہیں:۔ وہ یہ ہیں:۔
1- جمھور 2- معتزلہ
عند الجمھور:۔
خبر مقبول سے حکم کا اثبات بھی ہوتا ہے۔ تو اس پر عمل کرنا واجب ہے:۔

عند المعتزلہ:۔ خبر مقبول قابلِ استدلال نہیں ہے:۔

س 20 خبر آحاد کے ذریعے کون سا علم حاصل ہوتا ہے؟ بیان کریں:۔
ج اس بار سے میں "2" مذھب ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔
1- جمھور 2- بعض لوگوں کا
عند الجمھور:۔
قرائن کے پائے جانے کی صورت میں خبر آحاد سے علم نظری کا فائدہ دے گا:۔
عند البعض:۔
خبر آحاد سے علم نظری حاصل نہیں ہوتا:۔

س 21: محتف بالقرائن کی تعریف مع انواع ثلاثہ بھی بیان کریں۔ وضاحت کے ساتھ:۔

ج: تعریف:۔

ایسی احادیث جن میں ایسی صفات یا احوال حاصل ہوں۔ جو اس کی تقویت پر دلالت کرتے ہوں۔ اور جھوٹ اور خطا ہونے کی نفی کر دیں:۔

پہلی قسم:۔ جس کو شیخین نے اپنی کتب صحیحین میں نقل کیا ہو۔ اور حد تواتر تک نہ پہنچیں:۔

شیخین کو ترجیح دینے کی وجوہات:۔

شیخین کو ترجیح دینے کی "3" وجوہات ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

پہلی وجہ:۔

شیخین کا مرتبہ و رتبہ اور جلالت ایسا ہے جو کسی اور کو نہیں ملا:۔

دوسری وجہ:۔ علماء کرام نے صحیحین کو "تلقی بالقبول" سے نوازا ہے:۔

تیسری وجہ:۔ صحیح کو غیر صحیح سے ممتاز کرنے کا جو تقدم صحیحین کو حاصل ہے۔ وہ کسی اور کو نہیں ہے:۔

دوسری قسم "مشہور":۔

مشہور سے مراد "ایسی خبر واحد جسکی متعدد اسانید ہوں۔ وہ تمام کی تمام ضعف رواۃ و علل سے خالی ہوں:۔

تیسری قسم "مسلسل":۔

مسلسل سے مراد "ایسی حدیث جسے روایت کرنے والے رواۃ نے ایک ہی صفت، ایک ہی حالت

ایک ہی فعل پر نقل کیا ہو:۔
مثال:۔ سرکار علیہ السلام کا تین جانوروں کی قربانی کے جواز کیلئے "3" انگلیوں کا بلند کرنا:۔

س 22: مسلسل کے ذریعے کون سا علم حاصل ہوگا بیان کریں؟
ج: خبر مسلسل سے علم نظری حاصل ہوتا ہے:۔ کیونکہ اس میں ایسی صفات لائقہ پائی جاتی ہیں۔ جو قبول کو ثابت کرتی ہیں۔
اور کثیر تعداد میں پائی جاتی ہیں:۔

س 23: کیا محتف بالقرائن سے ہر شخص کو علم حاصل ہوگا یا نہیں؟
ج: جی نہیں!
محتف بالقرائن سے ہر شخص کو علم حاصل نہیں ہوگا اسکی "3" شرائط ہیں۔ جن میں یہ شرائط پائی جائیں گی: اُن کو علم حاصل ہوگا:۔
پہلی شرط:۔
علم حدیث میں متبحر ہو:۔
دوسری شرط:۔
رُواۃ کے احوال کو جاننے والا ہو:۔
تیسری شرط:۔
علتوں پر اطلاع تام حاصل ہو:۔

س 24: خبر غریب کی اقسام مع تعریفات کے بیان کریں؟
ج: تعریف الغریب:۔
جس کو روایت کرنے میں ایک شخص متفرد ہو۔ اور یہ تفرد سند میں کسی بھی جگہ ہو:۔

اقسام الغریب:۔
غریب کی "2" قسمیں ہیں:۔
1۔ فرد نسبی 2۔ غریب مطلق
فرد نسبی کی تعریف:۔
جس میں غرابت اصلِ سند میں نہ ہو بلکہ

تبع تابعین میں غرابت ہو:-

وجہ تسمیہ:-
اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں تفرد ہوتا ہے جو معین شخص کی طرف نسبت کرتے ہوئے حاصل ہوتا ہے
اگرچہ "فی نفسہ" حدیث مشہور ہو۔ "فرد نسبی" پر فرد کا اطلاق بہت ہی کم ہوتا ہے:-

غریب مطلق کی تعریف:-
جس میں غرابت اصلِ سند میں واقع ہو:-

اصلِ سند سے مراد:-
اس میں "2" مذھب ہیں:-
1- حافظ ابن حجر عسقلانی 2- ملا علی قاری

حافظ صاحب کے نزدیک:-
اصلِ سند سے مراد" جس جگہ پر سند کا دارو مدار ہو۔ اس سے مراد" طبقات صحابی" ہیں:-

ملا علی قاری کے نزدیک:-
اصلِ سند سے مراد" طبقاتِ تابعی" ہیں:-
مفتوٰی بہ قول:-
مُلا علی قاری کا ہے۔

وجہ:-
اس لیئے کہ صحابی کا متفرد ہونا یہ صحت کیلئے مانع نہیں ہے:- تو اسلئے اصلِ سند سے مراد" طبقہ تابعی" ہے:-

س 25 "فرد" اور "غریب" یہ دونوں مترادف ہیں یا نہیں؟ بیان کریں:-

ج لغۃً اور اصطلاحاً یہ دونوں مترادف ہیں:- مگر اہل اصطلاح ان کے مابین مغایرت کے قائل ہیں۔ کثرت اور قلت کے اعتبار سے:-
فرد کا اکثر اطلاق "فرد مطلق" پر ہوتا ہے۔

اور غریب کا اکثر اطلاق "فرد نسبی" پر ہوتا ہے:۔
اور اگر ان کو فعل مشتق کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس میں کوئی فرق نہیں۔
وجہ:۔
کیونکہ اہل حدیث "غریب مطلق" اور "فرد نسبی" کے بارے میں ایک ہی لفظ "تفرد به فلان" او "غرب به فلان" استعمال کرتے ہیں:۔

س 26 خبر مقبول کی اقسام اربعہ کی وجہ حصر بیان کریں؟
ج

خبر
صفات قبول کی اعلیٰ صفات پر مشتمل ہوگی تو ← صحیح لذاتہ
یا
نہیں
اگر کمی کو پورا نہ کیا جا سکے تو ← حسن لذاتہ
اس کی کمی کو پورا کیا جا سکے گا کثرت طرق سے تو ← صحیح لغیرہ
اگر کوئی ایسا قرینہ قائم ہو۔ جو جانب توقف کو ترجیح دے دے تو ← حسن لغیرہ
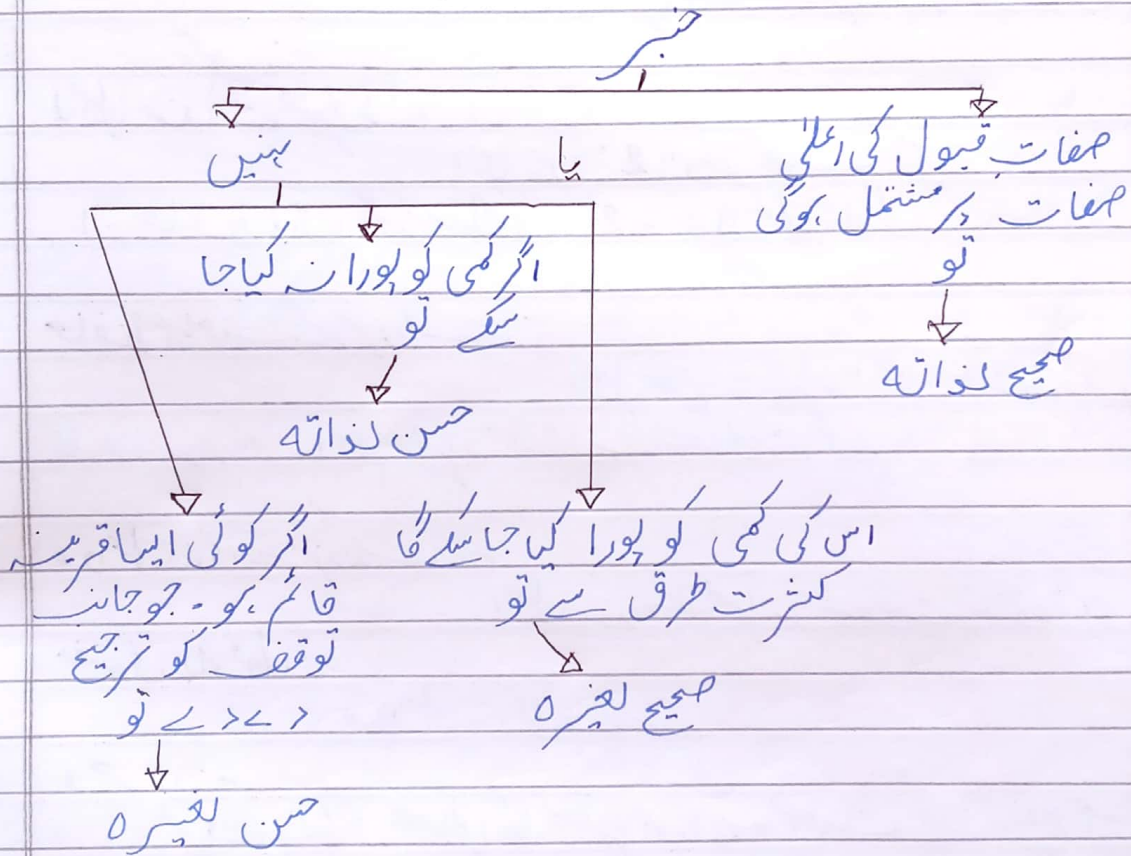
س 27 صحیح لذاتہ کی تعریف مع فوائد وقیودات کے بیان کریں؟
ج تعریف:۔
وہ خبر جس کو روایت کرنے والا راوی "نقل عدل، تام ضبط سے متصف ہو۔ اور جسکی سند بھی متصل ہو، اور نہ معلل ہو نہ ہی شاذ ہو:۔

خبر آحاد:۔
بمنزلہ جنس ہے:۔

نقل عدل :۔

اس سے " نقل غیر عادل " احتراز ہے :۔

ھو :۔

یہ ضمیر فصل ہے۔ جو مبتداء اور خبر کے درمیان واسطہ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اس کا ماقبل اسکی خبر ہے نہ کہ صفت :۔

لذاتہ :۔

اس سے وہ صحیح نقل جائے گا۔ جسکو کسی " امر خارج " کی وجہ سے صحیح کہا ہو :۔

س 28 عدل، ضبط، متصل، شاذ، ان کی تعریفات بیان کریں ؟

ج عدل سے مراد :۔

ایسا ملکہ جو ہمیشہ مروت پر ابھارے :۔

تقوی سے مراد :۔

اعمال سیئہ (شرک، فسق، بدعت سے بچنا)

مروت سے مراد :۔

وہ کام جسے عقل سلیم برا جان کر چھوڑ دے۔

بدعت سے مراد :۔

وہ عمل جو بدمذہب یا گمراہی کی طرف لے جانے والی ہو :۔

ضبط سے مراد :۔

ایسا ملکہ جو راوی کو اس بات پر ابھارے کہ جیسے اس نے حدیث سنی ہے۔ ویسی بیان کر دے :۔

ضبط اقسام

ضبط صدر	ضبط کتاب
راوی محفوظ کرے جو اس نے سنا ہو۔ اور اس کو بیان کرنا ممکن ہو۔ جیسا چاہے، جب چاہے،	راوی کو محفوظ ہوتا ہے جب سے اس نے سنا ہوتا ہے۔ اسکی تصحیح کرتا ہے، جو اس سے ادا کرتا ہے،

متصل سے مراد :-
ابتداء سے انتہاء تک ہر ہر راوی نے مروی عنہ سے بالمشافہ سُنا :-

معلل سے مراد :-
لغوی معنی :- جس میں علت ہو۔
اصطلاحی معنی :-
جس میں عیب دار علت ہو۔

شاذ کا لغوی معنی :-
منفرد ہونا :-
اصطلاحی معنی :-
1۔ جس میں راوی اپنے راجح شخص کی مخالفت کرے :-
2۔ جس کا راوی تمام حالات میں سوءِ حفظ کا شکار ہو :-
3۔ جس میں ثقہ اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے :-

س 29 سند کے درجہ ثلاثہ تحریر کریں :-
ج
پہلا درجہ :-
سب سے بلند رتبے والی وہ سند جس پر ائمہ کرام نے "اصح الاسانید" ہونے کا اطلاق کیا ہے :-
1۔ زھری عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ :-
2۔ محمد بن سیرین عن عبیدہ بن عمرو عن علی :-
3۔ ابراھیم النخعی عن علقمۃ عن ابن مسعود :-

دوسرا درجہ :-
اس سے کم مرتبے والی اسناد ہے :-
1۔ کروایۃ برید بن عبداللہ بن أبی ھریرۃ عن جدہ عن أبیہ أبی موسی :-
2۔ حماد بن سلمۃ عن ثابت عن أنس

تیسرا درجہ :-
پھر اس سے بھی کم مرتبے والی اسناد ہے :-
1۔ سھیل بن أبی صالح عن ابیہ عن أبی ھریرۃ

2- علاء بن عبدالرحمن عن أبیه عن أبی هریرة :-

س 30 بخاری اور مسلم میں سے کون سی کتاب زیادہ اصح ہے؟ بیان کریں :-

ج اس بارے میں "4" مذاہب ہیں :- وہ یہ ہیں :-
1- جمہور 2- ابو علی نیشاپوری
3- امام شافعی 4- مغارب

عند الجمہور :-
سب سے زیادہ مرتبہ "بخاری شریف" کا ہے :-

پہلی وجہ :-
امام بخاری "راوی کیلئے مروی عنہ" سے لقاء کو شرط قرار دیتے ہیں۔ جبکہ "امام مسلم" فقط معاصرت" کو شرط قرار دیتے ہیں :-

دوسری وجہ :-
"صحیح مسلم" میں "شاذ و معلل" روایتیں بمقابل "صحیح بخاری" کے زیادہ ہیں۔ اسلئے "صحیح بخاری" کو "صحیح مسلم" پر ترجیح حاصل ہے :-

عند ابی علی :-
سب سے زیادہ مرتبہ "صحیح مسلم شریف" کو ہے :-

عند الشافعی :-
امام شافعی علیہ الرحمہ کے دور میں "صحیح بخاری" کا وجود نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو امام شافعی علیہ الرحمہ بھی "صحیح بخاری" کو ترجیح دیتے۔
لیکن امام شافعی علیہ الرحمہ نے اپنے دور میں "مؤطا امام مالک" کو فوقیت دی تھی :-

عند المغارب :-
"صحیح مسلم" کو فوقیت دیتے ہیں :-

وجہ :-
اسلئے کہ "صحیح مسلم شریف" "حسن سیاق والی" "عمدہ ترتیب" اور "عمدہ وضع" والی ہے :-

س¹ حدیث معنعن کی تعریف مع شرائط بیان کریں :-

ج تعریف :-
جس کو راوی " عن فلاں عن فلاں " کے الفاظ سے روایت کرے :-

شرائط :-
حدیث معنعن کی " 3 " شرائط ہیں :-
پہلی " 2 " شرائط پر شیخین کا اتفاق ہے :-
جبکہ " آخری شرط " پر امام بخاری علیہ الرحمہ کا صرف اتفاق ہے :-

پہلی شرط :-
راوی مدلس نہ ہو :-
(عند الشیخین)

دوسری شرط :-
راوی و مروی عنہ کے مابین معاصرت ہو
(عند الشیخین)

تیسری شرط :-
ملاقات بھی ہو :-
(عند البخاری فقط)

س² امام ترمذی بعض احادیث میں " حسن صحیح " فرماتے ہیں :::::
اس میں تردد یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث فقط صحیح ہے یا حسن،
اگر حسن ہے تو " صحیح " کیوں کہا ؟
اگر صحیح ہے تو " حسن " کیوں کہا ؟ بیان کریں :-

ج امام ترمذی کا یہ فرمانا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ حدیث پاک ایک وصف کے اعتبار سے صحیح ہوتی ہے اور ایک وصف کے اعتبار سے حسن ہوتی ہے :- مختلف قوموں کے نزدیک۔
اور اس سے حرف عطف " اَوْ " کو حذف کر دیا جاتا ہے :-

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۝

س 33: امام ترمذی علیہ الرحمہ کے نزدیک حسن کی تعریف کیا ہے؟ بیان کریں:-

ج: تعریف الحسن :-
ہر وہ حدیث جسے روایت کرنے والا راوی متہم بالکذب نہ ہو۔ اس طریقے کے علاوہ روایت کیا جائے:-
اور نہ ہی
وہ حدیث شاذ ہو تو وہ حدیث امام ترمذی علیہ الرحمہ کے نزدیک حسن کہلائے گی:-

س 34: صحیح اور حسن کے رُواۃ میں زیادتی کب قابلِ قبول ہوگی؟ بیان کریں:-

ج: ثقہ کی زیادتی
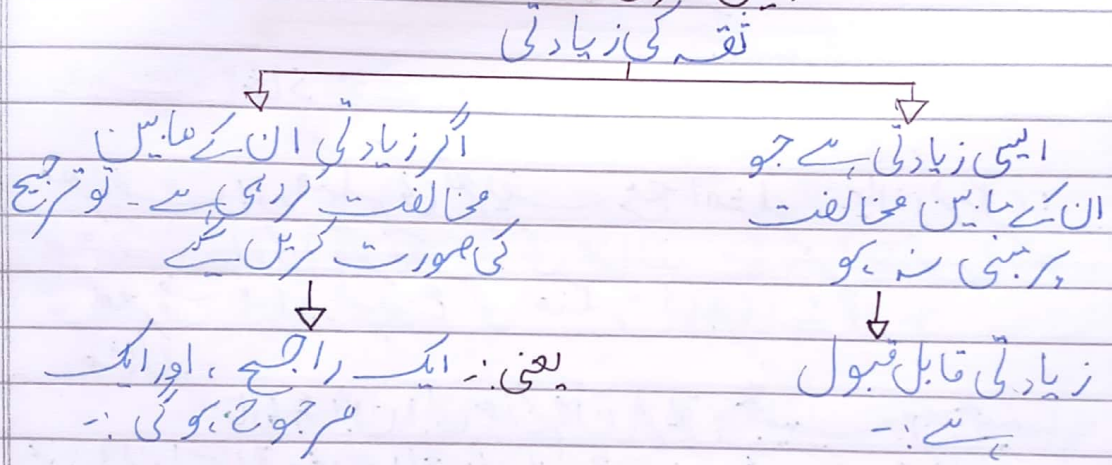
- ایسی زیادتی ہے جو ان کے مابین مخالفت پر مبنی نہ ہو
  - زیادتی قابل قبول ہے:-
- اگر زیادتی ان کے مابین مخالفت کر رہی ہے۔ تو ترجیح کی صورت کریں گے
  - یعنی:- ایک راجح، اور ایک مرجوح ہوگی:-

عند اکثر شوافع:-
اکثر شوافع کے نزدیک "ثقہ کی زیادتی مطلقاً قابل قبول ہے":-
جبکہ امام شافعی علیہ الرحمہ بذاتِ خود کلام اسکے مخالف فرماتے ہیں۔
وہ فرماتے ہیں کہ "مطلقاً زیادتی قابلِ قبول نہیں ہے":-

س 35: محفوظ اور شاذ کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں:-

ج: اگر مخالفت راجح سے ہو جائے یا کثرتِ ضبط کے اعتبار سے یا کثرتِ تعداد کے اعتبار سے یا اس کے علاوہ دیگر وجوہِ ترجیح کے اعتبار سے ہو تو
"راجح" کو "محفوظ" اور
"مرجوح" کو "شاذ" کہتے ہیں:-

مثال:-

امام ترمذی، امام نسائی اور ابن ماجہ سے روایت ہے
ابن عیینہ کے طریقے سے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن دینار
سے وہ عوسجہ سے وہ ابن عباس سے:-

"اَنَّ رَجُلاً تُوُفِّیَ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَام وَلَمْ یَدَعْ وَارِثًا اِلَّا مَوْلٰی ھُوَ اَعْتَقَہٗ"

تو اس حدیث میں حماد بن زید نے مخالفت کی ہے۔
انہوں نے "عمر بن دینار" عن عوسجہ سے روایت کرتے ہیں
ابن عباس کا تذکرہ نہیں کیا!-
ابو حاتم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔
ابن عیینہ کی حدیث "محفوظ" ہے:-
جبکہ حماد بن زید والی
روایت "شاذ" ہے:-

س 36 معروف اور منکر کی تعریف مع امثلہ بیان کریں!

ج ضعیف راوی اگر ثقہ کی مخالفت کرے تو راجح
کو "معروف" اور مرجوح کو "منکر" کہا جائے گا:-

مثال:-

مَا رَوَاہُ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ مِنْ طَرِیْقِ حُبَیِّبِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَام
قَالَ "مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَحَجَّ وَصَامَ وَقَرَی الضَّیْفَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ"

ابو حاتم فرماتے ہیں
کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور یہی حدیث معروف ہے۔ اس
طرح کہ یہ حدیث ابو اسحاق تک موقوف ہے۔
اور دیگر
ثقہ نے بھی اسی اسناد سے روایت کی ہے:-

س 37 شاذ و منکر کے مابین نسبت کونسی پائی جاتی ہے؟ لکھئے:-

ج ان کے مابین "نسبت عموم خصوص من وجہ" ہے۔ وہ اس طرح کہ
ان میں مخالفت کی شرط میں اجتماعیت ہوتی ہے۔ اور افتراقی
مادہ یہ ہے کہ شاذ ثقہ کی روایت کو کہتے ہیں۔
یا معروف کو:-

اور منکر ضعیف کی روایت کو کہتے ہیں۔ یہ ان کے مابین فرق پایا جاتا ہے۔ جبکہ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں:۔

س 38: متابعت کی تعریف اور اس کی اقسام کی تعریفات سپرد قلم کریں:۔

ج: تعریف المتابعۃ:۔
فرد نسبی کے ایک راوی کے ساتھ دوسرا راوی موافقت کرے:۔

اقسام المتابعۃ:۔

متابعت
- متابعت تامہ: راوی کو بذات خود متابعت حاصل ہو تو "متابعت تامہ" ہوتی ہے۔
- متابعت قاصرہ: راوی اسکے مافوق شیخ کیلئے حاصل ہو تو "متابعت قاصرہ" کہلاتی ہے:۔
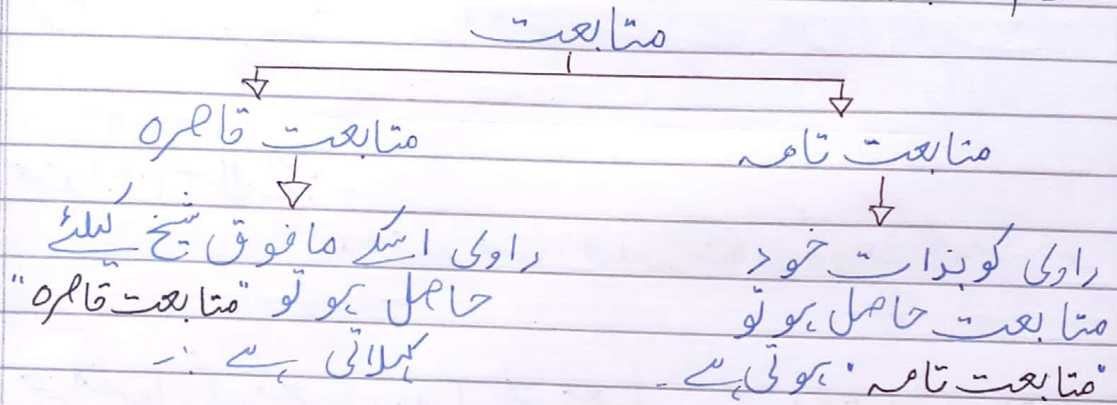
س 39: شاہد کی تعریف بمع مثال تحریر کریں:۔

ج: تعریف الشاہد:۔
ایک حدیث اگر لفظاً یا معناً" یا صرف معناً دوسری حدیث سے مشابہت رکھے:۔ اور دونوں کے راوی جُدا ہوں:۔

مثال:۔ مَا رَوَاہُ النُّجَارِی مِن رِوَایَۃِ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ بِلَفْظِ
"فَإِنْ غُمِّیَ عَلَیْکُمْ فَأَکْمِلُوا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ"

س 40: شاہد اور متن کیا ایک ہیں یا ان کے مابین فرق ہے؟ قلم بند کریں:۔

ج: ایک قوم کے نزدیک متابعت وہ ہے جو موافقت الفاظ میں حاصل ہو۔ برابر ہے وہ صحابی کی روایت ہو یا نہ ہو:۔
اور شاہد وہ ہے جو معنیٰ میں موافقت حاصل ہو
حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ متابعت کا اطلاق شاہد

پر اور شاہد کا متابعت پر کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہی درست ہے!۔

س 41: اعتبار کی وضاحت مع اختلاف تحریر کریں؟
ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں!۔
1۔ حافظ صاحب 2۔ ابن صلاح

عند حافظ صاحب:۔
ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ اعتبار توصل کی ہیئت کے اعتبار سے ہے۔ ان کی طرف منسوب ہے!۔

عند ابن صلاح:۔
اعتبار متابع اور شاہد کی اقسام میں سے ہے!۔

س 42: خبر مقبول کی معمول بہ اور غیر معمول بہ کے اعتبار سے اقسام مع امثلہ بیان کریں؟ بیان کریں:۔
ج: خبر مقبول کی معمول بہ اور غیر معمول بہ کے اعتبار سے "7" اقسام ہیں:۔ اور وہ یہ ہیں:۔
1۔ محکم 2۔ مختلف الحدیث
3۔ ناسخ 4۔ منسوخ
5۔ راجح 6۔ مرجوح
7۔ متوقف فیه

تعریف المحکم:۔
ایسی خبر مقبول کہ جس کے معارض کوئی خبر نہ ہو:۔
مثال:۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ:۔

تعریف مختلف الحدیث:۔
وہ خبر مقبول جس کا معارض

ایسے ہم مثل ہو۔ اور اسکو جمع کرنا بھی ممکن ہو:۔

مثال:۔

قَالَ:۔ لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ

یہ حدیث اور یہ حدیث

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ

ان دونوں کو جمع کرنا ممکن ہے:۔

ناسخ و منسوخ کی تعریف:۔

ایسی خبر مقبول جس کے معارض خبر مقبول ہو۔ اور ان کو جمع کرنا ممکن نہ ہو تو مقدم منسوخ اور بعد والی ناسخ کہلاتی ہے:۔

مثال:۔ قولہ علیہ السلام:۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ:۔

یہ منسوخ ہے۔

فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ:۔

یہ ناسخ ہے:۔

راجح اور مرجوح کی تعریف:۔

ایسی خبر مقبول کہ ناسخ و منسوخ کرنا ممکن نہ ہو۔ بلکہ ترجیح ممکن ہو۔ تو ترجیح دی جائے گی:۔

جس پر ترجیح دی جائے وہ "مرجوع" اور دوسری "راجح" کہلاتی ہے:۔

مثال:۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:۔ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

یہ حدیث مرجوح ہے:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:۔ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

یہ حدیث راجح ہے:۔

متوقف فیہ کی تعریف:۔

ایسی خبر مقبول کہ جس میں ترجیح نہیں دی جا سکتی ہو:۔

وہ متوقف فیہ کہلائے گی:۔

س 43: ناسخ و منسوخ کی پہچان کے امور ثلاثہ تحریر کیجئے؟ مع وضاحت:۔

ج: پہلا طریقہ:۔

سب سے اول اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ کسی دوسری حدیث میں اس فعل کی اباحت اور عدمِ اباحت کی تصریح آ جائے:۔

دوسرا طریقہ:۔

یہ ہے کہ یہ حدیث متاخر ہو۔ اور دوسری مقدم:۔

تیسرا طریقہ:۔

یہ ہے کہ کہ تاریخ سے جان لیا جائے کہ کون سی حدیث مقدم ہے۔ اور کون سی مؤخر ہے:۔

س 44: اجماع ناسخ کیوں نہیں بن سکتا؟ بیان کریں:۔

ج: اجماع درحقیقت ناسخ نہیں ہو سکتا:۔

کیونکہ اگر اجماع کو ناسخ مانے تو حضور علیہ السلام کے قول کو باطل کرنا لازم آئے گا۔

جو کہ کسی بھی امتی کیلئے درست نہیں ہے۔

اور اجماع درحقیقت خبر مشہور فرمان پر ہوتا ہے:۔

س 45: خبر معلق اور معضل کی تعریف بیان کریں؟

ج: تعریف المعلق:۔

وہ حدیث جسکی اوّل سند سے یا اس سے زائد راوی حذف کر دیئے گئے ہوں:۔

تعریف المعضل:۔

وہ حدیث جس کی سند کی ابتداء یا وسط سے "2" یا "2" سے زائد راوی محذوف کر دیئے گئے ہوں:۔

ان کے مابین "عموم خصوص من وجہ" کی نسبت ہے:۔

Scanned by CamScanner

س 46 مرسل اور منقطع کی تعریف بیان کریں؟

ج تعریف المرسل :-

وہ حدیث جسکی سند کے آخر سے تابعی کے بعد صحابی کا نام حذف کردینا :-

تعریف المنقطع :-

وہ حدیث جسکی سند میں سے کوئی بھی راوی ساقط ہو جائے :-

تمت بالخیر

"مواقع کا انتظار نہ کرو
بلکہ
موقع خود پیدا کرو"

"کسی کو بھی اپنی پریشانی
مت بتانا
کیونکہ وہ اس کے بدلے اور آپ
کو پریشانیاں دے گا"

"علم قابلیت کیلئے حاصل کرو
نہ کہ
کامیابی کیلئے"